مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ

پروفیسر ابوحمزہ سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ منکیرہ ضلع بھکر

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدم کہ وقت بہار آخر شد

22 دسمبر 2015ء بروز منگل صبح سویرے عزیزم حافظ عمار فاروق السعیدی سلمہ اللہ نے بذریعہ میسج اطلاع دی کہ ذہبی دوران' مؤرخ ومحسن اہل حدیث' سیدی ومولائی مولانا محمد اسحاق بھٹی اللہ کریم کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے دارفانی سے کوچ کر گئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) خبر پڑھتے ہی ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطیٰ وکل شئی عندہ لا جل مسمی کے الفاظ زبان پر جاری ہو گئے۔ آنکھیں نم اور دل از حد رنجیدہ ہو گیا

راقم کا آں محترم کے ساتھ ارادت مندانہ اور عقیدت مندانہ تعلق تھا۔ آپ کا ہمارے والد گرامی مولانا ابوسعید عبدالعزیز السعیدی رحمہ اللہ کے ساتھ طویل عرصے گہرا تعلق رہا۔ اور آپ نے ''کاروان سلف'' میں بڑی تفصیل سے محبت کے ساتھ ان کا تذکرہ فرمایا۔

اسی نسبت کی وجہ سے میرے ساتھ بھی حد درجہ محبت وشفقت فرماتے میرا جب بھی لاہور جانا ہوتا۔ میں آپ کی خدمت میں ضرور حاضری دیتا۔

آپ خوشی کا اظہار فرماتے اور تاکید بھی کرتے کہ لاہور آؤ تو مل کر جایا کرو۔ ساتھ ہی میری مصروفیات اور دیگر برادران کے متعلق بھی دریافت فرماتے۔ اسی محبت کی وجہ سے آپ نے اپنی دو کتابوں میں میرا تفصیلی تعارف کرایا اور ایک کتاب میں برادر گرامی مولانا عمر فاروق

السعیدی حفظہ اللہ کا تذکرہ بھی شامل فرمایا۔ جزاہ اللہ خیرًا

آں مرحوم بلاشبہ ایک عظیم دانش ور، عظیم مفکر، بہت بڑے عالم دین، مشہور مصنف، اور مؤرخ، ازحد متواضع، اہل علم کے قدر دان اور حد درجہ منکسر المزاج تھے۔

آپ یقیناً گلشن اہل حدیث کا گل سرسبد تھے۔ آج آپ کی وفات پر پوری جماعت دل گرفتہ اور غمگین و رنجیدہ ہے۔ آپ مدح وستائش سے بے نیاز ہوکر اپنے انداز میں جماعت کے اسلاف، معاصرین اور اصاغر کی تاریخ مرتب کرتے رہے۔ اور آپ نے کبھی بھی کسی سے صلہ و ستائش کی امید نہ رکھی۔

بزرگوں کے احوال مرتب کرنا اور ان کی تاریخ لکھنا آسان ہے مگر معاصرین اور خود سے کم عمر کے لوگوں کو اہمیت دینا، ان کا تذکرہ اور ان کی خوبیوں اور خدمات کا اعتراف کرنا اکثریت کے لئے ناقابل ہضم ہوتا ہے مگر آں موصوف نے کھلے دل سے نہ صرف اپنے معاصرین بلکہ اپنے سے کم عمر لوگوں کی خدمات کا بھرپور طریقے سے اعتراف کیا اور قارئین کو ان سے بخوبی متعارف کرایا۔ اپنی مصروفیات کے باوجود آپ ہر شخص کو اس کے خط کا جواب ضرور دیتے۔

آپ کی تصنیف ''تذکرہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری'' اور ''سوانح صوفی محمد عبداللہ'' پڑھنے کے بعد راقم نے آپ کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کیا تو آپ نے وہ عریضہ من وعن ہفت روزہ الاعتصام کے 22 اگست 2008ء کے شمارے میں شائع کرادیا۔

آپ ماشاءاللہ ظریف الطبع اور ظرافت پسند تھے۔ اور اگر کوئی آدمی ظرافت کی بات کرتا تو خوب لطف اندوز ہوتے۔ بھٹی صاحب مرحوم نے تذکرہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری میں ایک مقام پر قاضی صاحب کے کچھ اشعار نقل کرنے کے بعد لکھا کہ

میں نے تو مکھی پر مکھی مارنے کی کوشش کی ہے۔ معلوم نہیں ساری مکھیاں مر گئیں یا ان کے مرنے میں کوئی کسر رہ گئی ہے۔''